تصریحات

مسلمان کس قدر خوش قسمت واقع ہوا ہے کہ اللہ رب العزت جیسی ہستی اس کا اللہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے راہنما، قرآن مجید اس کے لیے کتاب ہدایت اس کی تشریح و تبیین کے لیے حدیثِ مصطفےٰ اور اسلام ایسی نعمتِ کبریٰ اسے حاصل ہے — لیکن اگر وُہ اللہ رب العزت کو چھوڑ کر دیارِ غیر کے طواف کرے، رسولؐ اللہ سے بیگانہ ہو کر راہنمائی ان کے ہاں تلاش کرے جو خود منزل سے بھٹکے ہُوئے ہیں۔ قرآنِ مجید کو نظر انداز کرے، حدیثِ رسول اللہ سے بے نیاز ہو جاتے اور اسلام سے بغاوت پر کمر بستہ ہو جائے تو اس کی حرماں نصیبی میں بھی کسے شک ہو سکتا ہے —— تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان نے جب تک ان نعمتوں کی قدر کی، رُوئے زمین کی کوئی طاقت اسے نیچا نہ دکھا سکی۔ لیکن جب وُہ ان نعمتوں سے بیگانہ ہوا، تو خدا کی اس زمین پر ایک ناگوار بوجھ سے زیادہ اس کی حیثیت نہ رہی۔

ان تتولوا یستبدل قوما غیرکم — ثم لا یکونوا امثالکم —— کب مکافاتِ عمل کا کوڑا بلند ہو اور کب تم موت کی ابدی نیند سُلا دیے جاؤ —— کیا تم نے اللہ کے قرآن میں یہ نہیں پڑھا کہ اللہ کا عذاب اچانک آتا ہے تو پھر کسی کو بھی اس سے راہِ فرار نہیں ملتی —— کیا تم نے ان دھمکیوں کو فراموش کر دیا جو تمہارے قرآن میں موجود ہیں:

ءَ امنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض فاذا ھی تمور"

کہ "کیا تم اس ذات سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمانوں میں ہے کہ وُہ تمہیں زمین میں دھنسا دے!"

" ام امنتم من فی السماء ان یرسل علیکم حاصبا فستعلمون کیف نذیر!"

"کیا تمہیں اس ربِ السموات والارض سے خوف محسوس نہیں ہوتا کہ اس کی نافرمانیوں کے سبب آسمان سے پتھروں کا مینہ برسنے لگے اور پھر تمہیں ہوش آئے!"

" افامن اھل القرٰی ان یاتیھم باسنا بیاتا وھم نائمون!"

"کیا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ کا عذاب ان پر اس وقت اچانک آجائے جب کہ وُہ رات کو سو رہے ہوں!"

" اوامن اھل القرٰی ان یأتیھم باسنا ضحی وھم یلعبون!"

"یا بستیوں والے اس عذاب سے بے خوف ہو چکے ہیں جو دن چڑھے ان پر اس وقت بھی آسکتا ہے جب کہ وُہ کھیل کود میں مشغول ہوں!"

ولادتِ رسول ﷺ کی خوشیاں مناتے وقت شاید ہم یہ بھول گئے ہیں کہ آپ کا وصالِ مبارک بھی اسی ماہِ ربیع الاول میں ہُوا تھا —— اور آپ نے اپنے مرضِ وفات میں انتہائی کرب و بے چینی کے عالم میں جو الفاظ زبانِ مبارک سے ارشاد فرماتے وُہ آج بھی تاریخ کے صفحات میں موجود ہیں کہ: "لعن اللہ الیھود والنصارٰی اتخذوا قبور انبیاءھم وصالحیھم مساجد!"

"اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاءؑ و صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا!"

غور فرمائیے، یہ الفاظ اس نبیٔ رحمت کے ہیں جس کو بارگاہِ ایزدی سے "رحمۃ للعالمین" کا خطاب ملا ــــ اور جو انسان تو کیا، حیوان تک کو تکلیف میں نہ دیکھ سکا، لیکن شرک سے آپؐ کو اس قدر نفرت ہے کہ آپؐ نے اس کے مرتکبین پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کی بددعا فرمائی۔

نیز آپؐ نے وصیت فرمائی:

" ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی!"

کہ "میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں، اگر تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت!"

ــــ پھر کیا یہ امر انتہائی باعثِ تعجب نہیں کہ مسلمان سر سے پاؤں تک شرک و بدعات میں مبتلا، توحید و رسالت سے ناآشنا اور کتاب و سنت سے بیگانہ ہو چکا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ

یقین رکھو، یہ حرکتیں اللہ کی خوشنودی نہیں بلکہ اس کے غضب کو دعوت دیتی ہیں۔ اور عذابِ الٰہی سے محفوظ رہنے اور مہلتِ خداوندی سے فائدہ اٹھانے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ کل نہیں آج، اور آج نہیں بلکہ ابھی یہ اعلان کر دیا جائے کہ اس ملک میں آئندہ نہ صرف کتاب و سنت کا دستور چلے گا بلکہ ہر بات کے جواز و عدم جواز کے لیے اس ترکۂ رسولؐ سے راہنمائی حاصل کی جائے گی جس کو چھوڑ جانے کا آپؐ نے امت کے سامنے اعلان فرمایا! نیز ہر ہر پہلو میں اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیشِ نظر رکھا جائے گا ــــ محبت و عقیدت کے تو یہی معنی ہیں، لیکن جو راستہ ہم نے منتخب کر لیا ہے وہ یقیناً سلامتی کی طرف نہیں تباہی کی طرف جاتا ہے ــــــــــ وما علینا الا البلاغ!

(اکرام اللہ ساجد)